إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

از

[illegible]سیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

الناشر

ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب

طبع بار سوم — تعداد پانچ ہزار

اظہارِ حقیقت

از قلم حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔" (الحکم ۱۷ رمارچ ۱۹۰۵ء)

"خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جاں نثار غلام حضرت سید الانام کا ہوں" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸۸ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

خدا تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ جس طرح لفظ محمدؐ کثرتِ حمد پر دلالت کرتا ہے، وجودِ محمدؐ بھی بے شمار محامد کا جامع ہے۔

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جس طریق اور شان سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے نظم و نثر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ روحانیہ محامدِ حقّہ اور مراتبِ رفیعہ کا ذکر فرمایا ہے اس کی نظیر تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسمی اور صفتی ہر دو اعتبارات سے آپ محمدؐ کے لئے احمد قرار پائے۔

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع کے ساتھ عشق و محبت کا مفصّل ذکر اپنی تصانیف میں سینکڑوں مقامات پر فرمایا ہے۔ ان حوالجات میں سے بطور نمونہ چند حوالے پیشِ خدمت ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق پر اعتراض کرنے والوں کے لئے ایک عملی جواب ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پرخلوص جذباتِ محبت کی صحیح ترجمانی آپؑ کے اس شعر سے کیسے دلکش انداز میں ہوتی ہے ؎

وَذِکْرُ الْمُصْطَفٰی رُوْحٌ لِقَلْبِیْ وَصَارَ لِمُهْجَتِیْ مِثْلَ الطَّعَامِ

کہ حضرت محمد مصطفٰےؐ کا ذکر تو میرے دل کا آرام اور میری جان کے لئے مثلِ طعام ہے

اسی طرح فرمایا ؎

وَمَوْتِیْ بِسُبُلِ الْمُصْطَفٰی خَیْرُ مِیْتَۃٍ فَاِنْ مُتُّہَا فَاُحْشَرَنْ بِالْمُقْتَدِیْ

کہ میری موت مصطفٰےؐ کے راستہ میں اچھی موت ہوگی۔ پس اگر میں اس سے مروں تو اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھوں گا

پھر آپؑ نے حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت اور اخلاص کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است

یعنی میری جان اور دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں اور حسن سیرت پر فدا ہے اور میری خاک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر نثار ہے۔

امید ہے کہ ان چند اقتباسات سے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ضخیم تحریرات اور ملفوظات سے لئے گئے ہیں اور جو ایک قطرہ کی مانند ہیں قارئین حضرات عشق کے اس مواج سمندر کا اندازہ لگا سکیں گے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سینہ میں

موجزن تھا۔

آج سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اپنی جان مال اور عزت کو قربان کرنے والا احمدیت کے فرزندوں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ یہ شیریں پھل جس مقدس ہستی نے لگایا اس کی عظیم شخصیت کے متعلق قارئین خود اندازہ لگالیں۔

خاکسار

قادیان دارالامان — محمد حفیظ بقاپوری مولوی فاضل

مرتب رسالہ ہذا

پہلا باب

زندہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خداد انی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے۔ بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔

اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذّب انسان بنایا۔ پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا۔ اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے۔

پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۴)

لہ یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآن شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسم عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے کیونکہ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔ اس کا دین زندہ ہے۔ اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اس سے اور اس کے دین سے اور اس کے محب سے محبت کرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے اور آسمان پر سب سے اس کا مقام برتر ہے۔ لیکن یہ جسم عنصری جو فانی ہے یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے۔

منہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی سے پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبتِ الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذب کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارقِ عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ روحانی

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار

روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہے اور اس کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے خلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا۔ بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خداتعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اس کو عطا کرتا ہے۔ جو نبوتِ محمدیہ کا ظل ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام

ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے
نادان آدمی جو دراصل دشمنِ دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ
مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مُردہ
مذہبوں کی طرح ایک مُردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴-۳۲۵)

نبوتِ محمدیہ کی ذاتی فیض رسانی!

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی
حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس
کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اس کے اندر ہیں۔
نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس
میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے
تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔
لیکن یہ نبوتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں
سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے
پہنچا دیتی ہے۔ اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ
کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف
نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی

اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوّتِ تامّہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے [1]

اور جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیّت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امورِ غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔

پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا تھا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امتِ محمدیہ ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے، بلکہ

---

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوتِ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے

منہ

یہ نقص بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوتِ قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہِ راست بغیر پیروی نورِ نبوتِ محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوتِ محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوتِ محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲-۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی توجہ نبی تراش ہے

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسےٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔" (حقیقۃ الوحی ص۹۷ حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا فیضان

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسےٰؑ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیحؑ اس کی

پیروی تیس ۳۰ برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسیٰؑ کی شریعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھ کر نبوت کے انعام سے مشرف ہؤا مگر ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپؐ حسب آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپؐ کو نصیب نہ ہوئی جو آپؐ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی اور خدا تعالیٰ کا یہ قول وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ بے معنی رہا

ظاہر ہے کہ زبانِ عرب میں لٰکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کی رو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہو گی۔ اور آپؐ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آیندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔

غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آیندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبوت کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو

گود میں لے کر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپؐ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے تو قرآن شریف میں آپؐ کا نام سراجِ منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم میں فیضِ روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپؐ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا۔ جس نے دعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو مگر دل میں ہرگز ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دئے جائیں بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے اور ایسا کون بیوقوف ہے جو ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسےٰ کی ماں اور مریمؑ کو مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!! ہمارے نبی صلّے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزارہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے

ہیں کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے (چشمۂ مسیحی صد۲۴ تا صد۲۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد فیضانات و احسانات

خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔"

(چشمۂ مسیحی صد۲۳ تا صد۲۵)

ہر ایک فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر موقوف ہے

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے ولا سبیل الیھا الیٰ یوم القیامۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنھمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتی مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اس جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں، جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ، قرآن شریف میں فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہے۔

اب ظاہر ہے کہ لٰکن کا لفظ زبانِ عرب میں استدراک کیلئے آتا ہے۔ یعنی تدارکِ مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آپؐ کے بعد براہِ راست فیوضِ نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمالِ نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مہر رکھتا ہو گا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہو گا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ میں ہے دور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہُوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست مقامِ نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغِ نبوتِ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحبِ کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتسابِ انوارِ محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو اور اگر اس طور سے بھی تکمیلِ نفوسِ مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند۔ اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام

ابتر رکھتا ہے۔" (ریویو بر مباحثہ ۶۲۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کی عظمت

"حضرت موسیٰؑ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا ہوا جو حضرت موسیٰؑ کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچ سکے۔ توریت سے ثابت ہے جو حضرت موسیٰؑ رفق اور حلم اور اخلاقِ فاضلہ میں سب بنی اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تھے جیسا کہ گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰؑ سارے لوگوں سے جو روئے زمین پر تھے زیادہ بردبار تھا۔ سو خدا نے توریت میں موسیٰؑ کی بردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔

ہاں جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰؑ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خلقِ عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ

درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور اس کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ط یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے۔ اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ)

جو نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ اور کسی کو نہیں ملا

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع

فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولا ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰)

نُبْذَةٌ مِنَ الْقَصَائِدِ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت سید الاولین والآخرین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بیسیوں اشعار پر مشتمل لمبے لمبے عربی قصائد اپنی مختلف تصانیف میں درج فرمائے ہیں۔ اس کتابچہ میں سب کی گنجائش نہ ہونے کے باعث بطور نمونہ ان میں سے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔ جو طالبِ حق اور منصف مزاج خدا ترس انسان کے لئے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ وَاِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ حضور فرماتے ہیں:۔

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے

یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑے آتے ہیں

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ!
اے منعم و منان کے فضل کے سمندر
تَهْوِیْ اِلَیْكَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آرہے ہیں
یَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ
اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب
نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ
تونے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کردیا
قَوْمٌ رَاَوْكَ وَاُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے
مِنْ ذَالِكَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ
اس بدر کی خبریں سُنیں جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے
یَا لَلْفَتٰی مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ
واہ کیا ہی خوش شکل اور خوب صورت جوان ہے
رَیَّاهُ یُصْبِی الْقَلْبَ کَالرَّیْحَانِ
جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کرلیتی ہے
وَجْهُ الْمُهَیْمِنِ ظَاهِرٌ فِیْ وَجْهِهٖ
اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے

وَشُئُوْنُہٗ لَمَعَتْ بِھٰذَا الشَّانِ

اور اس کی شان سے خدا کی شان نمایاں ہو گئی ہے

فَلِذَا یُحَبُّ وَ یَسْتَحِقُّ جَمَالُہٗ

اسی لئے وہ محبوب ہے اور اس کا جمال اس لائق ہے کہ

شَغَفًا بِہٖ مِنْ زُمْرَۃِ الْاَخْدَانِ

تمام دوستوں کو چھوڑ کر اسی کے جمال سے دلبستگی پیدا کی جائے

سَمْحٌ کَرِیْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰی

خوش خو کریم سخی عاشقِ تقوےٰ

خِرْقٌ وَّفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْیَانِ

کریم الطبع اور تمام اسخیاء سے بڑھ کر سخی

فَاقَ الْوَرٰے بِکَمَالِہٖ وَجَمَالِہٖ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگی دل کے

وَجَلَالِہٖ وَجَنَانِہِ الرَّیَّانٖ

سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی

بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیرالورے

رِیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَۃُ الْاَعْیَانِ

برگزیدہ کرام اور چنیدہ اعیان ہیں

نَمَتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں

خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانٖ

اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں

وَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَۃٍ

اللہ کی قسم آنحضرت شاہی دربار کے رب اعلیٰ افسر کی طرح ہیں

وَبِہٖ الْوُصُوْلُ بِسُدَّۃِ السُّلْطَانٖ

اور آپؐ ہی کے ذریعہ سے دربارِ سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا

اے میرے رب اپنے اس نبی پر ہمیشہ درود بھیج

فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٖ

اس دنیا میں بھی اور دوسرے بعث میں بھی

یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا

میرے آقا! میں سخت غمزدہ ہو کر تیرے دروازہ پر آیا ہوں

وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ

اور قوم نے مجھے کافر کہہ کر ستایا ہے

لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا اِمَامَ الْعَالَمٖ

آفرین تجھے اے امامِ جہاں

أَنْتَ السَّبُوقُ وَسَيِّدُ الشُّجْعَانِ

تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے

اُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ

مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر

يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

اے میرے آقا! میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں

يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً

اے میرے پیارے تیری محبت میری جان

فِي مُهْجَتِي وَمَدَارِكِي وَجَنَانِي

میرے سر اور دماغ میں رچ گئی ہے

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيقَةَ بَهْجَتِي

تیرے منہ کی یاد سے اے میرے خوشی کے باغ

لَمْ أَخْلُ فِي لَحْظٍ وَّلَا فِي آنٍ!

میں کبھی ایک لحظہ بھی خالی نہیں رہتا

جِسْمِي يَطِيرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف اڑا چلا جاتا ہے

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

اے کاش مجھ میں اڑنے کی قوت ہوتی

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹۴)

۲

وَصَلْنَا اِلَى الْمَوْلٰى بِهُدٰى نَبِيِّنَا

ہم اپنے نبی کی ہدایت سے مولےٰ تک پہنچے ہیں

فَدَعْ مَا يَقُوْلُ الْكَافِرُ الْمُتَنَصِّرُ

پس جو کچھ کافر نصرانی کہتا ہے سب چھوڑ دے

لَهٗ رُتْبَةٌ فِى الْاَنْبِيَآءِ رَفِيْعَةٌ

نبیوں میں اس کی شان برتر ہے

فَطُوْبٰى لِقَوْمٍ طَاوَعُوْهُ وَخُيِّرُوْا

خوشی ہو ان لوگوں کے لئے کہ جنہوں نے اسکی اطاعت کی اور برگزیدہ ہو گئے

فِدًا لَّكَ رُوْحِىْ يَا حَبِيْبِىْ وَسَيِّدِىْ

اے میرے حبیب اور سردار تجھ پر میری جان قربان ہو

فِدًا لَّكَ رُوْحِىْ اَنْتَ وَرْدٌ مُّنَضَّرٌ

میری روح تجھ پر قربان ہو تو تروتازہ گل سُرخ ہے

وَمَا اَنْتَ اِلَّا نَائِبُ اللّٰهِ فِى الْوَرٰى

اور تو مخلوق میں خدا کا نائب ہے

وَاَعْطَاكَ رَبُّكَ هٰذِهٖ ثُمَّ كَوْثَرًا

خدا نے تجھ کو ہر مقام بھی دیا ہے اور کوثر بھی

وَيَعْجِزُ عَنْ تَحْمِيدِ حُسْنِكَ مُؤْمِنٌ

اور عالی مومن بھی تیرے حسن کی تحمید سے عاجز رہتا ہے

فَكَيْفَ مُحَمَّدُكَ الَّذِي هُوَ يَكْفُرُ

پس جو تیرے پے در پے احسانوں کا شکر گذار ہے اور نا شکر گذار ہے وہ کیونکر بجا لا سکتا ہے

(کرامات الصادقین صفحہ ۳۶)

۳

وَفِي مُهْجَتِي نُورٌ وَجَيْشٌ لِأَمْدَحَا

اور میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں

سُلَالَةَ أَنْوَارِ الْكَرِيمِ مُحَمَّدًا

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے

كَرِيمُ السَّجَايَا أَكْمَلُ الْعِلْمِ وَالنُّهَى

کریم ہے اور علم و عقل میں کامل تر ہے

شَفِيعُ الْبَرَايَا مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَالْهُدَى

مخلوق کا شافع اور فضل و ہدایت کا چشمہ ہے

بَشِيرٌ نَذِيرٌ آمِرٌ مَانِعٌ مَعًا

بشیر ہے نذیر ہے حکم دینے والا نہی کرنے والا

حَكِيمٌ بِحِكْمَتِهِ الْجَلِيلَةِ يُقْتَدَى

صاحبِ حکمت ہے اپنی روشن حکمت سے پیشوا بنا ہے

تَذَکَّرْتُ یَوْماً اُخْرِجَ سَیِّدِی

مجھے وہ دن یاد آیا کہ جس میں میرے سیّد و مولیٰ نکالے گئے تھے

فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَیْنِ مِنِّیْ بِمَنْتَدٰی

تو میرے آنکھوں کے آنسو مجلس میں ہی بہنے لگے

اِلَی الْاٰنِ اَنْوَارٌ بِبُرْقَۃِ یَثْرِبٍ

اب تک مدینہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں کہ

نُشَاھِدُ فِیْھَا کُلَّ یَوْمٍ تَجَدُّدًا

ہر روز ہم ان میں جدّت دیکھتے ہیں

وَاَرْسَلَنِیْ رَبِّیْ لِتَاْیِیْدِ دِیْنِہٖ

اور خدا نے مجھ کو اس کے دین کی تائید کیلئے بھیجا

فَجِئْتُ لِھٰذَا الْقَرْنِ عَبْدًا مُّجَدِّدًا

اور میں اس صدی کا مجدّد بن کر آیا

وَوَاللّٰہِ لَوْلَا حُبُّ وَجْہِ مُحَمَّدٍ

خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہوتی

لَمَا کَانَ لِیْ حَوْلٌ اَمْدَحُ اَحْمَدًا

تو مجھے طاقت ہی نہ ہوتی کہ احمد کی مدح کرسکتا

فَفِیْ ذَالِکَ اٰیَاتٌ لِکُلِّ مُکَذِّبٍ

پس اس میں تکذیب کرنے والے کے لئے نشان ہیں

حَرِیْصٍ عَلٰی سَبِّ وَّ اَنْوٰی کَالْعِدَا

جو بدگوئی پر حریص ہے اور دشمنوں کی طرح سخت جھگڑالو ہے

وَ مَوْتِیْ بِسُبُلِ الْمُصْطَفٰی خَیْرُ مِیْتَۃٍ

میری موت مصطفٰے کے راستہ میں اچھی موت ہوگی

فَاِنْ مُتُّ مِنْھَا نَسَاحْشُرَنْ بِالْمُقْتَدٰی

پس اگر میں اس سے مروں تو اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھوں گا

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

۴

مَنْ مُخْبِرٌ عَنْ ذِلَّتِیْ وَ مُصِیْبَتِیْ

کون ہے میری ذلت اور مصیبت کی خبر دینے والا

مَوْلَایَ خَتْمَ الرُّسُلِ اَھْلَ رَبَاءٍ

میرے سردار ختم الرسل کو جو صاحب زیادت فضل ہے

یَا طَیِّبَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَسْمَاءِ

اے پاک اخلاق اور پاک ناموں والے

جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ مِنْ جُھَلَاءٍ

ہم جاہلوں کے ظلم سے آپ کی جناب میں فریادی بن کر آئے ہیں

اَنْتَ الَّذِیْ جَمَعَ الْمَحَاسِنَ کُلَّھَا

تو ہی ہے جس میں تمام خوبیاں جمع ہیں

أَنْتَ الَّذِي قَدْ جَاءَ لِلْإِحْيَاءِ

تو ہی مُردوں کو زندہ کرنے کیلئے مبعوث ہوا ہے

هٰذَا رَسُولٌ قَدْ أَتَيْنَا بَابَهُ

یہ وہ رسول ہے جس کے دروازہ پر ہم

بِمَحَبَّةٍ وَإِطَاعَةٍ وَرِضَاءِ

محبت و اطاعت اور رضامندی سے حاضر ہوئے ہیں

يَا لَيْتَ شَقَّ جَنَانِيَ الْمُتَمَوِّجُ

کاش! میرا دل چیرا جاتا جو موجیں مار رہا ہے

لِأُرِيَ الْخَلَائِقَ بَحْرَهَا كَالْمَاءِ

تا میں لوگوں کو پانی کی طرح اس کا دریا دکھلا دیتا

(منن الرحمٰن صفحہ ۲۸)

۵

أَنْتَ الَّذِي شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّةً

تو وہ ہے جس کی محبت میرے دل کی گہرائی میں بیٹھ گئی ہے

أَنْتَ الَّذِي كَالرُّوحِ فِي حَوْبَائِي!

تو وہ ہے کہ گویا میری جان کی جان ہے

أَنْتَ الَّذِي بِوِدَادِهِ وَبِحُبِّهِ

تو وہ ہے جس کی برکت اور مہربانی سے

أُيِّدْتُ بِالْإِلْهَامِ وَالْإِلْقَاءِ

الہام اور القاء الٰہی سے میں نے تائید پائی

هَيْهَاتَ كَيْفَ نَفِرُّ مِنْكَ كَمُفْسِدٍ

یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم مفسدین کو تجھ سے گریز کریں

رُوْحِيْ فِدَتْكَ بِلَوْعَةٍ وَّوَفَاءٍ

میری جان عشق اور وفا کی سوزش کے ساتھ تجھ پر قربان ہے

(انجام آتھم)
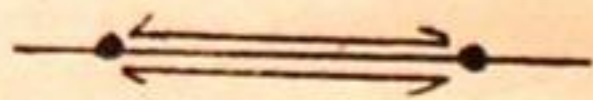
دوسرا باب

ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا ہے

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک رُوح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنے تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اس کے خلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسولؐ کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہی ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا اور بے شمار احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔”

(نسیمِ دعوت ص ۱)

انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے نمونہ دکھلانے والے صرف آنحضرتؐ ہیں

”مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور

انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔" (اربعین ۲ صہ ۳)

ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی

"اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شاملِ حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں اور صرف اس لمبی زندگی پر خوش نہ ہوں جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں۔ لاحاصل ہے وہ بقا جس میں فیض نہیں۔

دنیا میں صرف دو ہی زندگیاں قابل تعریف ہیں:-

۱۔ ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیّ و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے

۲۔ دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور

کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اُس کی پیروی سے اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبیہ دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ ....

اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۷)

آنحضرتؐ کی دس روز کی پیروی سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے ہزار برس کے مجاہدہ سے نہیں مل سکتی تھی

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس

کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراجِ منیر صـ۷۲)

آنحضرتؐ کا ایک عظیم الشان معجزہ

ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہوگئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہیدست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی۔ اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ امت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرت عزت موجود ہے"

(چشمۂ مسیحی صـ۱۸)

مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوب سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابنِ مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا

ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صد ۲۴ و ۲۵)

"خداوند کریم نے اسی رسولِ مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرارِ مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے۔ بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ......

سو اب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں

آتی ہیں اور خوارقِ عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانی کی عظمت

(وحی الٰہی) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ درود بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرتِ احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یارِ دلبرم ۔۔۔ مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم

آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب ۔۔۔ واں کجا باغے کہ می دارد بہارِ دلبرم

اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں

صلی اللہ علیہ وسلم

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا:

هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدے کی محبتِ رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسولؐ پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سِر ہے کہ افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبت اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲، ۵۰۳)

اب شفیع صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو

اس پر کسی نوح کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے ؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کیلئے زندہ ہے .... موسٰیؑ نے وہ متاع پائے جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جس کو موسٰیؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر۔" (کشتی نوح صد ۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ اُخروی کا ثبوت

" ان سب باتوں کے بعد ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو۔ سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسٰیؑ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا۔ اس کی توریت گواہ ہے۔ اسی طرح جب ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو آپؐ کا شفیع ہونا اجلیٰ بدیہیات معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپؐ نے غریب

صحابہ رضؓ کو تخت پر بٹھایا۔ اور آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بُت پرستی اور شرک میں نشوونما پایا تھا ایسے موحد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

اور پھر آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ اب تک آپؐ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ مگر مسیح ابنِ مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں۔

ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھ کر اور زبردست شہادت کیا ہو گی کہ ہم اس جنابؐ کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں۔ ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

محامد سرورِ دو عالم بزبان فارسی

فارسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصائد تحریر فرمائے وہ اپنی عظمت و شان میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ لمبے لمبے قصائد سے صرف چند اشعار بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں:-

۱

۱	آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے	در دلم جوشد ثنائے سرورے
۲	ہر زماں مستم کند از ساغرے	یادِ آں صورت مرا از خود برد
۳	من اگر مے داشتم بال و پرے	مے پریدم سوئے کوئے او مدام

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر	۴	زیں چہ باشد حجّتے روشن ترے
شد عیاں از وے علیٰ وجہ الاتم	۵	جوہرِ انساں کہ بود آں مضمرے
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال	۶	لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ترجمہ (۱) میرے دل میں ایک سردار کی ثناء جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا (۲) اس صورت کی یاد مجھے بیخود کر رہی ہے جو مجھے ہر وقت (محبت کی) شراب سے مست رکھتی ہے (۳) اگر میرے پر ہوتے تو میں اڑ کر اس کی گلی میں پہنچتا (۴) لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر۔ اس سے بڑھ کر (اس کے سچا ہونے کی) اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے (۵) انسان کے جوہر کا، جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے پوری طرح پتہ لگا ہے (۶) اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر (کے دور) کا اختتام ہو گیا۔

۲

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است	۱	خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش	۲	در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم	۳	یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است	۴	ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

ترجمہ (۱) میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچہ پر نثار ہے (۲) میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی گونج ہے (۳) یہ جاری چشمہ جو میں

لوگوں کو پکار رہا ہوں محمدؐ کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے (۴) میرے دل کی (اشاعتِ اسلام کی) آگ، محمدی سورج سے روشن ہے اور یہ میرا پانی محمدؐ کے مصفا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

۳

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم	۱	گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پودِ من بسرائد بعشقِ او	۲	از خود تہی و از غمِ آں دِلستاں پُرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفٰےؐ	۳	ایں است کامِ دل اگر آید میسّرم

ترجمہ (۱) خدا کے بعد میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر کفر یہی ہوتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں (۲) میرا ہر رگ و ریشہ اس کے عشق کے راگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں۔ (۳) میری جان مصطفٰے کے دین کی راہ میں فدا ہو جائے۔ یہ ہے میرا دلی مقصد۔ خدا کرے پورا ہو۔

۴

عجب نوریست در جانِ محمدؐ	۱	عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف	۲	کہ گردد از محبّانِ محمدؐ
عجب دارم دلِ آں ناکساں را	۳	کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	۴	کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزار است صد بار	۵	کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ

خدا خود سوزد آں کرم دنی را	۶	کہ باشد از عدوان محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستی نفس	۷	بیا در ذیل مستان محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت	۸	بشو از دل ثنا خوان محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	۹	محمد ہست برہان محمدؐ
سرے دارم فدائے خاک احمد	۱۰	دلم ہر وقت قربان محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم	۱۱	نثار روئے تابان محمدؐ
دریں رہ گر کشندم در بسوزند	۱۲	نتابم رو ز ایوان محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم	۱۳	کہ خواندم در دبستان محمدؐ
دل زارم بہ پہلویم مجوئید	۱۴	کہ بستیمش بدامان محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغان قدسم	۱۵	کہ دارد جا بہ بستان محمدؐ

ترجمہ (۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں عجیب لعل ہے (۲) تاریکیوں سے دل اس وقت صاف ہوتا ہے جب محمدؐ کے عاشقوں میں سے ہو جائے (۳) مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے جو محمدؐ کے دسترخوان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (۴) مجھے دونوں جہان میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔ (۵) خدا تعالیٰ اس آدمی سے بالکل بیزار ہے جو اپنے دل میں محمدؐ کا کینہ رکھتا ہے۔ (۶) خدا تعالیٰ اس ذلیل کیڑے کو خود ہی تباہ کر دے گا جو محمدؐ کا دشمن ہو (۷) اگر تو نفس کی بدمستی سے نجات پانا چاہتا ہے تو محمدؐ کے مستوں کے ذیل میں آ جا۔ (۸) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف

کرے تو تو جان و دل سے محمدؐ کا ثنا خواں ہو جا (۹) اگر تو اس بات کا ثبوت چاہتا ہے تو اس کا عاشق تو بن جا کیونکہ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے (۱۰) میرا سر محمدؐ کے پاؤں کے غبار پر فدا ہے۔ میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان ہے (۱۱) رسول اللہؐ کی زلفوں کی قسم میں محمدؐ کے رُخِ تاباں پر نثار ہوں (۱۲) اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہ پھیروں گا (۱۳) میں کسی دوسرے استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں نے محمدؐ کے مدرسہ میں ہی تعلیم پائی ہے (۱۴) میرے خستہ حال دل کو میرے سینہ میں مت ڈھونڈو کیونکہ ہم نے اسے محمدؐ کے پلے سے باندھ دیا ہوا ہے (۱۵) میں قدس کے پرندوں میں سے وہ بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمدؐ کے باغ میں ہے۔"

تیسرا باب

آنحضرتؐ کی شانِ ختمِ نبوّت

عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختمِ نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ

ہیں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہو صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

ہمارا ایمان ہے کہ

ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلسنّت کے قائل ہیں (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۸۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

مبارک نبیؐ

"وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

ہمارا اعتقاد

"ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں!

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قوٰی سے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰیؑ اور زکریا وغیرہ وغیرہ۔ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرّب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اجمعین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸)

محامدِ نبوی بزبانِ اُردو

۱

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے — اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے — میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے دلبر کی راہ دکھائے — دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی — دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے — جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

آنکھ اس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے — ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیا یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے — دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ — باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے — پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

۲

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیر دل سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اڑایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیر کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

تتمہ

درود شریف کی اہمیت و برکات

آنحضرتؐ کی ستائش اور شکر گذاری "ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و صفا دیکھیئے کہ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں۔ لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالےٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا:- اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب ع)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو!

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلیئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کیئے۔ یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔

آپؐ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کیلیئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر درود بھیجیں۔" (الحکم جلد ۷ ع ۲۵ صـ ۲)

نزولِ انوار و برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک

مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے نہیں مل سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (حقیقۃ الوحی)

۲۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے تحریراً و تقریراً ہمیشہ درود شریف کی طرف متوجہ فرمایا۔ بطور نمونہ حضور کے ایک مکتوب کا اقتباس یہ ہے:۔

"آپ درود شریف پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم کیلئے برکتیں چاہیں اور بہت تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ نبی کریم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں ..... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کیلئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں" (مکتوبات جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

۳۔ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوجاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک

ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا درود شریف کیا ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیض کو حرکت ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم جلد ۷ ص ۸)

نہ صرف یہ بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی جماعت میں داخلہ شرائط میں سے ایک ضروری شرط درود شریف کا ورد بھی قرار دیا چنانچہ بیعت کنندہ کو اس ت کا بھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ :-

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع ماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے ناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے حسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز کا ورد بنائیگا" (اشتہار ۱۲ر جولائی ۱۸۸۹ء)

درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے

"ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ مرتبہ پر آسمان میں جن سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں تشریف فرما ہیں عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی بالرفیق الاعلیٰ اور امت کے سلام و صلوٰۃ برابر آنحضرت کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَائِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ" (ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۲۵)

فہرستِ کتب

مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر بزبانِ اردو نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو
خط لکھ کر مفت طلب فرمایا جا سکتا ہے۔

۱- الفتاوے

۲- رفع عیسیٰ علیہ السلام

۳- وفاتِ مسیح پر علمائے مصر کا فتوے

۴- مجاہد خاتم النبیینؐ

۵- احمدیت کا پیغام

۶- تحریکِ احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں

۷- آسمانی تحفہ

۸- اسلام اور اشتراکیت

۹- البدے

۱۰- تبلیغِ اسلام دنیا کے کناروں تک

۱۱- حکومتِ وقت اور احمدی مسلمان

۱۲- ضرورتِ مذہب

۱۳- ملکی اتحاد اور قومی یک جہتی کی مستحکم بنیادیں

۱۴- دو رُخی وفاداری کا سوال

جے ہند پرنٹنگ پریس ایکسپریس گارڈن روڈ جالندھر میں باہتمام شری روشن لال سیٹھ